وائظ الجمعہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شانِ مولائے کائنات
اور
عقیدہ اہل سنّت
پیشکش
ادارہ اہل سنّت کراچی
مدیر
ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی
معاونین
مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری
www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

شانِ مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عقیدۂ اہلِ سنّت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

شانِ مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عقیدۂ اہلِ سنّت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا وُجودِ مسعود ہمارے لیے رحمتوں، برکتوں اور آسانیوں کا سبب ہے، وہ ان چمکتے ستاروں کی مانند ہیں جو کفر وشرک اور اِلحاد کی تاریکیوں میں، بھٹکتے مسافروں کو صراطِ مستقیم پر لانے کا ذریعہ ہیں، اسلام کے جس تَن آوَر، مضبوط اور وسیع وعریض درخت کے سائے میں، ہم آج پناہ لیے ہوئے ہیں، ان مقدّس ہستیوں نے اس کی آبیاری اپنے خونِ جگر سے کی ہے، صرف یہی نہیں بلکہ اس دینِ متین کو زمانے کی تند وتیز ہواؤں اور طوفانوں سے بچانے کے لیے، اپنا گھربار، جان ومال، عزّت وآبرُو، دنیاوی مَناصب، حتّی کہ عزیز واَقارِب کو بھی، راہِ خدا میں قربان کرنے سے گریز نہیں کیا۔

سیّدُنا ابوبکر و عمر ہوں، یا سیّدُنا عثمان و علی، اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اپنا مال و دولت راہِ خدا میں خرچ کر دیا، غربت واِفلاس کی زندگی بَسر کی، کفّار و مشرکین کے ظلم وستم کا سامنا کیا، ان میں سے بعض صحابہ کو تپتی ریت اور دہکتے گرم انگاروں پر لِٹایا گیا، انہوں نے میدانِ جنگ میں تیروں، تلواروں اور نیزوں کے زخم برداشت کیے، لیکن قربان جائیے کہ ان کے پایۂ استقلال میں، رَتی برابر بھی لرزش نہ آئی، اور سب کچھ لُٹانے کے باوجود، ان حضرات نے اسلام کا دامنِ کرم ہاتھ سے نہیں جانے دیا، یہی وجہ ہے کہ اللہ رب العالمین کی طرف سے انہیں دنیا ہی میں ﴿رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ﴾[1] "اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی" کی سندِ لازوال عطا فرما کر فلاح و کامرانی کی نوید دے دی گئی، دُخولِ جنّت کا مژدۂ جانفزا اِن حضرات کو سنا دیا گیا۔

ان حضراتِ مقدّسہ کی خوش بختی کی معراج یہ، کہ وہ شب و روز مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شربتِ دیدار سے فیضیاب ہوتے رہے، ان کی صحبتِ بابرکت میں اٹھتے بیٹھتے رہے، یہ وہ خوش نصیب لوگ ہیں، جنہوں نے اپنی آنکھوں سے قرآن کریم نازل ہوتے دیکھا، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرامین کو اپنے کانوں سے براہِ راست سنا، اور پھر ان کے توسّط سے ہم تک پہنچا، انہی نُفوسِ قُدسیہ میں سے ایک عظیم نام، خلیفۂ چہارُم امیر المؤمنین سیّدُنا علی مرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

---

(١) پ 11، التوبة: 100.

حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام مبارک

عزیزانِ محترم! امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی ولادتِ باسعادت اعلانِ نبوّت سے دس ۱۰ سال قبل، تیرہ ۱۳ رجب المرجّب کو ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی والدۂ ماجدہ حضرت سیّدہ فاطمہ بنت اَسد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے، اپنے والد کے نام پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام "حَیدر" رکھا، اپنے اس نام کے بارے میں سیّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے ایک رَجز میں خود فرماتے ہیں: «أَنَا الَّذِي سَمَّتْنِي أُمِّي حَيْدَرَهْ»[1] "میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا"۔ جبکہ آپ کے والد ابوطالب نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام "علی" رکھا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سرورِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی گود میں پرورش پائی، آپ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے داماد، چچازاد بھائی اور مسلمانوں کے چوتھے خلیفۂ راشد ہیں۔

مزید برآں یہ کہ دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی طرح، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بھی، مکۂ مکرّمہ سے مدینہ طیّبہ کی طرف ہجرت کی، اور بدر، اُحد، خندق، بیعتِ رضوان اور تمام غزوات میں (ماسوائے غزوۂ تبوک کے) رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہمراہ رہے[2] ؏

اس نے لقبِ خاک شہنشاہ سے پایا　　　جو حیدرِ کرّار کہ مَولیٰ ہے ہمارا[3]

---

(1) "صحيح مسلم" باب غزوة ذي قرد وغيرها، ر: ٤٦٧٨، صـ٨١٠.

(٢) "أسد الغابة" على بن أبي طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ر: ٣٧٨٣، ٣/ ٥٨٨.

(٣) "حدائقِ بخشش" صـ٣٠۔

کعبہ شریف میں ولادت

حضراتِ گرامی قدر! مولائے کائنات حضرت سیّدُنا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وہ پہلی شخصیت ہیں، جنہیں "مولودِ کعبہ" ہونے کا شرف حاصل ہوا، اس بارے امام حاکم نیشاپوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ "متواتر اَخبار سے ثابت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت اسد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو عین کعبہ کے اندر جنم دیا"[1]۔

حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کعبۃ اللہ شریف میں ولادت سے متعلق محدِّث ابن صبّاغ مالکی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ "حضرت سیّدُنا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تیرہ ۱۳ رجب المرجّب کو خانۂ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے، اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے قبل یہ شرف کسی کو حاصل نہیں ہوا"[2]۔

---

(١) "مُستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ذكر مناقب حكيم بن حزام القرشي، ر: ٦٠٤٤، ٣/ ٥٥٠.

(٢) "الفصول المهمّة في معرفة الأئمة" لابن الصبّاغ، الفصل الأوّل في ذكر أمير المؤمنين علي بن أبي طالب، 1/ 171-172.

بچوں میں سب سے پہلے قبولِ اسلام

عزیزانِ محترم! حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بچوں میں سب سے پہلے قبولِ اسلام کی سعادت حاصل ہوئی، جیسا کہ حضرت سیّدُنا زَید بن اَرقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ»[1] "سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے"۔

حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان وعظمت

حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ وہ خوش نصیب ہستی ہیں، جنہیں عرش پر قدم رکھنے والے، آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: «اصْعَدْ عَلَى مَنْكِبَيَّ!» "میرے کندھوں پر چڑھ جاؤ (اور کعبۃ اللہ کی اندرونی چھت سے بُتوں کو گرا دو!)"۔ جب وہ بلند اختر چڑھا، تو خود کو ایسے مقامِ رفیع پر پایا، کہ فرماتے ہیں کہ "مجھے خیال آتا تھا، کہ اگر چاہوں تو آسمان کا کنارہ چُھو لُوں"[2]۔

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، ر: ٣٧٣٥، صـ٨٤٩. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ صحيح".

(٢) "مصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب المغازي، حديث فتح مكة، ر: 36907، 7/ 403. و"مسند الإمام أحمد" مسند علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه، ر: 644، 2/ 73. و"السنن الكبرى" للنَّسائي، كتاب الخصائص، ذكر ما خصّ به علي من صعوده على منكبَي النّبي صلى الله تعالى عليه وسلم، ر: 8453، 7/ 451. و"مستدرَك الحاكم" كتاب الهجرة وقد صحّ أكثر أخبارها عند الشيخين، ر: 4265،

آپ کے مقام ومرتبہ پر دلالت کرتی ایک اَور روایت میں ہے، کہ تاجدارِ رسالت ﷺ نے ارشاد فرمایا: «اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ!»[1]

"اے اللہ جس کا میں مدد گار ہوں، علی بھی اُس کا مدد گار ہے!"۔

حضرت سیّدُنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، کہ نبئ اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ مہاجرین وانصار کے مابین بھائی چارہ کرایا، تو سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ اس حال میں حاضر خدمت ہوئے، کہ ان کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں، بارگاہِ رسالت میں عرض کی، کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ میں بھائی چارہ کرایا، اور مجھے کسی کا بھائی نہیں

3/ 6. [قال الحاكم:] "هذا حديثٌ صحيحُ الإسناد، ولم يخرجاه".

(١)"مصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب الفضائل، فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ر: 32078، 6/ 366. و"مسند الإمام أحمد" تتمة مسند الأنصار، حديث بريدة الأسلمي، ر: 22945، 38/ 32. و"سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ٣٧١٣، صـ845. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ غريب، وقد روى شعبةُ هذا الحديث عن ميمون أبي عبد الله، عن زيد بن أرقم، عن النّبي ﷺ نحوه، وأبو سريحة هو حذيفة بن أسيد صاحب النّبي ﷺ".

بنایا! اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ!»[1] "تم تو دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو!"۔

حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان وعظمت کا اندازہ اس بات سے بھی خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ خالقِ کائنات عزّوجلّ نے مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی ذُرِیت (اولاد) سیّدُنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پُشت میں رکھی، جیساکہ حدیث پاک میں ہے، کہ حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ عزّوجلّ جَعَلَ ذُرِّيَّةَ كُلِّ نَبِيٍّ فِي صُلْبِهِ، وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى جَعَلَ ذُرِّيَّتِي فِي صُلْبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله تعالى عنه»[2] "یقیناً اللہ عزّوجلّ نے ہر نبی کی ذُرّیت اُس کی صُلب میں رکھی، اور میری ذُرِیت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کی پشت میں رکھی ہے"۔

حضرات گرامی قدر! حضرت سیّدُنا علی شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان خوش نصیب اور پاک ہستیوں میں سے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے سرورِ کونین ﷺ کے اہلِ بیت کی حیثیت سے خطاب فرمایا، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس خطاب کا پسِ منظر بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں، کہ حضور نبئ اکرم ﷺ ایک صبح اس حال میں اپنے

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب مناقب علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه، ر: ٣٧٢٠، صـ٨٤٧. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ غريب".

(٢) "المعجم الكبير" بقية أخبار الحسن بن علي رضي الله تعالى عنهما، ر: ٢٦٣٠، ٣/ ٤٤.

کاشانۂ اقدس سے باہر تشریف لائے، کہ آپ ﷺ نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی، جس پر سیاہ اُون سے کجاووں کے نقش بنے ہوئے تھے، حضرت سیّدُنا حسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما آئے، تو نبیٔ رحمت ﷺ نے انہیں اُس چادر میں داخل فرمالیا، پھر حضرت سیّدُنا حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ آئے اور اُس چادر میں داخل ہوگئے، پھر سیّدہ فاطمہ زَہراء رضی اللہ تعالٰی عنہا تشریف لائیں، تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں لے لیا، پھر حضرت سیّدُنا علی -کرّم اللہ تعالی وجہہ الکریم- تشریف لائے، تو سرکارِ دوعالم ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر کے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا﴾[1] "اے نبی کے گھر والو! اللہ تعالی تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر ناپاکی دُور فرمادے، اور تمہیں پاک کر کے خُوب ستھرا کر دے!"۔

صدر الاَفاضل حضرت مفتی سیّد نعیم الدین مُراد آبادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اس آیت مبارکہ سے اہلِ بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اور اہلِ بیت میں نبیٔ کریم ﷺ کے اَزواجِ مُطہَّرات، حضرت خاتونِ جنّت فاطمہ زہراء، حضرت علی مرتضیٰ، اور حسنینِ کریمین سب داخل ہیں، آیات واحادیث جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے، اور یہی (امامِ اہلِ سنّت) حضرت امام ابو منصور ماتُریدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے منقول ہے، ان آیات میں اہلِ بیتِ رسولِ کریم ﷺ

---

(۱) "صحيح مسلم" باب فضائل أهل بيت النبي ﷺ، ر: ٦٢٦١، صـ١٠٦٧.

کو نصیحت فرمائی گئی ہے؛ تاکہ وہ گناہوں سے بچیں، اور تقوی و پرہیز گاری کے پابند رہیں، گناہوں کو ناپاکی سے، اور پرہیز گاری کو پاکی سے اِستعارہ فرمایا گیا ہے؛ کیونکہ گناہوں کا مرتکِب ان سے ایسا ہی ملوّث ہوتا ہے جیسا جسم نَجاستوں سے، اس طرزِ کلام سے مقصود یہ ہے کہ اَربابِ عقول کو گناہوں سے نفرت دلائی جائے، اور تقوی و پرہیز گاری کی ترغیب دی جائے"[1]۔

سیّدُنا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی محبت... ایک ایمانی تقاضا

عزیزانِ مَن! حضرت سیّدُنا علی مرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور دیگر تمام اہلِ بیت کرام سے محبّت، ہم اہلِ سنّت وجماعت کے عقائد وایمان کا حصّہ ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾[2] "اے حبیب آپ فرما دیجیے، کہ میں اس (خدمتِ دین اور احسان) پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا، سوائے قَرابت کی محبت کے!"یعنی میرے قریبی لوگوں سے محبت کرو!۔

حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «أَنَا دَارُ الحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا»[3] "میں علم کا گھر ہوں، اور علی اُس کا دروازہ ہیں"

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" صـ۸۰۷۔

(۲) پ ۲۵، الشُّورى: ۲۳.

(۳) "سنن الترمذي" أبواب الْمَنَاقِب، ر: ۳۷۲۳، صـ۸٤۷.

یعنی حضور سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کے دروازوں میں سے ایک دروازہ، حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں[1]۔ لہذا ان سے کامل محبت کے بغیر، کوئی مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ورثہ علم سے حصّہ نہیں پاسکتا۔

ایمان کی کسوٹی

حضرات محترم! سیّدُنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبّت ایمان کی ایک کسوٹی ہے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حقیقی محبّت ایمان والوں کی نشانی، اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بُغض وعداوَت نفاق کی علامت ہے، ایمان کی اس کسوٹی کو بیان کرتے ہوئے حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا (اور اس سے اناج اور نباتات اُگائے!) اور جس نے ہر جاندار کو پیدا کیا! حضور نبئ اُمّی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مجھ سے عہد ہے: «أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ»[2] "کہ مجھ (علی) سے صرف ایمان والا ہی محبت کرے گا، اور مُنافق ہی مجھ سے عداوَت رکھے گا"۔

لیکن سیّدُنا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت کا یہ مطلب ہرگز نہیں، کہ ان کی شان بیان کرنے میں مبالغہ آرائی سے کام لیا جائے، یا خلفائے ثلاثہ حضرات ابوبکر وعمر اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر ان کو کُلّی طَور پر فَوقیت دی جائے، یا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی پیارے صحابی کی شان میں توہین وتنقیص سے کام لیا جائے۔

---

(١) "المرقاة" كتاب المناقب والفضائل، تحت ر: ٦٠٩٦، ١٠/ ٤٦٩.

(٢) "صحيح مسلم" كتَاب الإيْمان، ر: ٢٤٠، صـ٥٠.

مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برائی کرنے کی ممانعت

حضراتِ ذی وقار! موجودہ دَور میں کفر والحاد اور بددینی وگمراہی کے جس سونامی کا رُخ، مخصوص سازش کے تحت اسلامی ممالک کی طرف کیا جارہاہے، اس کی لپیٹ سے حضرات انبیاء علیہم السلام اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسی مقدّس ہستیوں کی عزّت وناموس بھی محفوظ نہیں رہی، یورپی ممالک میں سرکاری سطح پر گستاخانہ خاکوں کی نمائش کی جارہی ہے، دجّالی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے سرگرم بعض پاکستانی ٹی وی چینلز(TV Channels) کے لائیو(Live) شوز (Shows) میں، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شان میں گستاخیوں کو نشر کیا جارہاہے، امتِ مسلمہ کو باہم دست وگریبان کرنے کے لیے ففتھ جنریشن وار(Fifth Generation War) کا آغاز کیا جاچکا ہے، مسلمانوں کے عقائد ونظریات کو کمزور کرنے کے لیے ان کے تھنک ٹینک (Think Tank) شب وروز سازشوں میں مصروف ہیں، یہود ونصاریٰ کی طرف سے باقاعدہ فنڈنگ (Funding) کے ذریعے مسلمانوں میں خارجی وہابیوں، تفضیلی شیعوں اور ختمِ نبوّت کے منکِر قادیانیوں کو پروموٹ(Promote) کیا جارہاہے۔

یہی وجہ ہے کہ آج کوئی تفضیلی شیعہ اہلِ بیت سے محبّت کے نام پر مبالغہ آرائی سے کام لے رہاہے، تو کوئی خارجی وہابی سیّدُنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں ہرزہ سرائی کرکے اپنے بُغض کا اظہار کررہا ہے، ایسا کرنے والوں کے بارے میں خود حضرت سیّدُنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے بارے میں ارشاد فرمایا: «فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عِيسَى، أَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا

أُمَّهُ، وَأَحَبَّتْهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْـمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَ بِهِ» "تم میں حضرت عیسیٰ کی مثال پائی جاتی ہے، جن سے یہود نے بُغض رکھا، حتیٰ کہ ان کی ماں پر تہمت تک لگا دی، جبکہ نصاریٰ نے اُن سے محبت کی، یہاں تک کہ انہیں اُس درجہ میں پہنچادیا جواُن کا تھاہی نہیں "یعنی انہیں خدااور خدا کا بیٹا کہہ ڈالا!!۔

پھر سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "میرے بارے میں دو۲ قسم کے لوگ ہلاکت میں پڑیں گے: (۱) محبت میں حد سے آگے نکلنے والے، مجھے اُن اَوصاف سے بڑھائیں گے جو مجھ میں نہیں (جیسے رافضی شیعہ)، (۲) اور بُغض وعداوت رکھنے والے، جن کا بُغض انہیں اس بات پر اُبھارے گا کہ مجھ پر تہمت لگائیں "[۱] (جیسے خوارج وہابیہ)۔

ایک اَور حدیث پاک میں سیّدُنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی برائی سے ممانعت کرتے ہوئے تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَبَّ عَلِيّاً، فَقَدْ سَبَّنِي»[۲] "جس نے علی کو بُرا کہا، اس نے مجھے بُرا کہا"۔

اسی طرح حضرت سیّدُنا عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ کسی نے امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے، حضرت سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بُرائی کی، اس پر حضرت سیّدُنا عمر نے حضور رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرِ انور

---

(۱) "مسند الإمام أحمد" ر: ۱۳۷۶، ۱/ ۳۳۶، ۳۳۷.

(۲) "مسند الإمام أحمد" ر: ۲٦٨١٠، ١٠/ ٢٢٨.

کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: «أَتَعْرِفُ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ؟! هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الله بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لَا تَذْكُرْ عَلِيّاً إِلَّا بِخَيْرٍ؛ فَإِنَّكَ إِنْ تَنْقُصْهُ آذَيْتَ صَاحِبَ هَذَا الْقَبْرِ ﷺ»[1] "کیا تم اس قبر کے مکین کو جانتے ہو؟ یہ (ہمارے پیارے نبی) محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں! جب بھی علی کا ذکر کرو تو خیر کے ساتھ کرو؛ کیونکہ اگر تم نے حضرت علی کی اِہانت کروگے، تو اس سے حضور اکرم ﷺ کو اَذیت ہوتی ہے!"۔

نیابتِ رسول ﷺ

حضراتِ گرامی قدر! حضور نبئ کریم ﷺ حضرت مولا مشکل کشا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کس قدر محبّت فرمایا کرتے، اس کا اندازہ اس بات سے خوب لگایا جاسکتا ہے، کہ متعدّد مواقع پر مصطفی جانِ عالم ﷺ نے سیّدُنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب بنایا، ایسے ہی ایک بار جب رسولِ کریم ﷺ سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوۂ تبوک کے موقع پر، مدینۂ منوّرہ میں اپنا نائب بناکر رخصت ہونے لگے، تو سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: مجھے آپ کے ساتھ جانا زیادہ پسند ہے، ارشاد ہوا: «أَوَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي»[2] "کیا تم اس بات پر

---

(۱) "المرقاة" تحت ر: ٦١٠١، ١٠/ ٤٧٤.

(۲) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي إسحاق ...إلخ، ر: ١٥٣٢، ١/ ٣٧٥.

راضی نہیں کہ میرے ساتھ تمھاری نسبت وہی ہو، جو موسیٰ کے ساتھ ہارون علیہما السلام کی تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں" یعنی جس طرح موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تیس ۳۰ راتوں کے وعدے پر حق سبحانہ وتعالیٰ سے کلام کرنے کے لیے گئے، تو ہارون علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرما گئے تھے کہ ﴿اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي﴾[1] "میری قوم میں میرے بعد نَیابت کر نا!" یونہی ہم بھی جہاد کو تشریف لے جاتے ہیں، اور تمہیں پسماندوں پر اپنا خلیفہ اور نائب چھوڑتے ہیں، تو تمہاری ہماری نسبت اِس وقت بالکل ایسی ہوئی، جیسی اُس وقت موسیٰ وہارون کی، فرق اس قدر ہے کہ ہارون صرف نائب ہی نہیں تھے، بلکہ امامِ مستقل بھی تھے کہ خود بھی نبوّت رکھتے تھے، تم صرف نائب ہو، امامت بالاستقلال نہیں رکھتے؛ کہ ہمارے بعد کوئی نبی ہے ہی نہیں، جو بذاتِ خود والی ہو۔ یہ ہیں معنیٔ حدیث، اور اس کے سوا جو معنیٰ اَوہام تراشیں، وہ ان پر مردود ہیں[2]۔

حدیث پاک سے روافض کا ایک غلط استدلال

عزیزانِ گرامی قدر! مذکورہ بالا روایت: «أَوَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى»[3] "سے رافضی شیعہ لوگ، سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے پر دلیل پکڑتے ہیں، حضرت امام نَوَوی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت

---

(۱) پ۹، الأعراف: ۱٤۲.

(۲) دیکھیے: "فتاوی رضویہ" "کتاب الرد والمناظرۃ، رسالہ "مطلع القمرين" ۲۱/۱۰۳۔

(۳) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي إسحاق ...إلخ، ر: ۱۵۳۲، ۱/ ۳۷۵.

امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے، اس حدیث پاک کی شرح میں تحریر کرتے ہیں کہ "اس حدیث پاک سے روافض، اِمامیہ اور شیعہ فرقہ سے تعلق رکھنے والے تمام لوگ، یہ دلیل پکڑتے ہیں کہ خلافت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حق ہے، اور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اس کی وصیت فرمائی تھی۔ قاضی عیاض مزید فرماتے ہیں، کہ ان (شیعوں) کے مابین اس بات پر بھی اختلاف ہے، کہ (معاذاللہ) تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کافر ہیں؛ کیونکہ ان حضرات نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو خلیفہ مان لیا، اور بعض روافض نے تو (تمام تر حدود پار کرتے ہوئے) اسی سبب سے مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی تکفیر کی؛ کہ انہوں نے اپنی خلافت کے لیے، دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جنگ کیوں نہیں کی؟!"[1]

ع

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ تھا وعدۂ اَزلی نہ منکِروں کا عَبَث بدعقیدہ ہونا تھا[2]

اور یہ عقیدہ تو سارے روافض شیعہ کا ہے، کہ حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تقیّہ (بہانہ بازی اور بزدلی) کرکے دَب گئے، اور دیگر خلفاء کے ہاتھوں پر بیعت کی تھی (نعوذ باللہ!)، حالانکہ شیر نہ تقیّہ کرتا ہے، اور نہ ہی مظلوم ہوتا ہے!۔ جبکہ روافض کا یہ استدلال بالکل غلط اور باطل ہے؛ کیونکہ اس حدیث شریف میں وقتی وعارضی خلافت کا

---

(١) "شرح صحيح مسلم" للنَّوَوي، كتاب فضائل الصّحابة، باب من فضائل علي بن أبي طالب رضي الله عنه، ر: ٦٢١٧، ١٥/ ١٧٤.

(٢) "حدائق بخشش" ص۳۸۔

ذکر ہے، جو حضور اکرم ﷺ نے سفر پر روانگی کے وقت، اپنی حیاتِ طیّبہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمائی تھی، جو سفر سے واپسی پر ختم ہوگئی، لہذا اسے دلیل نہیں بنایا جاسکتا!۔

خلافت بلا فصل اور سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان

رفیقانِ ملّت اسلامیہ! آج رافضی شیعہ لوگ، سیّدُنا مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے خلافت بلا فصل ثابت کرنے کے لیے، زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں، اور تمام علمی قواعد، ضوابط اور اصول کو پیروں تلے روندھتے ہوئے، موضوع مَن گھڑت اور ضعیف روایات، بطور دلیل وحجّت پیش کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتے، حالانکہ خود مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس اَمر سے متعلق صراحۃً نفی فرما چکے ہیں۔

حضرت عَمرو بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند حَسن روایت ہے، کہ جب امیر المؤمنین سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگِ جمل میں فتح یاب ہوئے، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَعْهَدْ إِلَيْنَا فِي هَذِهِ الْإِمَارَةِ شَيْئًا، حَتَّى رَأَيْنَا مِنَ الرَّأْيِ أَنْ نَسْتَخْلِفَ أَبَا بَكْرٍ فَأَقَامَ وَاسْتَقَامَ، حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ»[1]

"اے لوگو! نبیٔ اکرم ﷺ نے اس اِمارت (خلافت) کے مُعاملے میں ہمیں کوئی

---

(۱) "الاعتقاد" للبَيهقي، باب اجتماع المسلمين على بيعة أبي بكر الصديق رضي الله عنه صـ۳۵۷. و"تاريخ الإسلام" للذَّهبي، باب أنّ النبيَّ ﷺ لم يستخلف ولم يوصِ إلى أحدٍ بعينه، بل نبّه على الخلافة بأمر الصّلاة، ۱/ ۵۸۴، ۵۸۵.

[قال الذهبي:] "إسنادُه حسنٌ".

وصیت نہیں فرمائی، ہم لوگوں نے اپنی رائے سے سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خلیفہ بنایا، اور انہوں نے دین کی اِقامت واستقامت فرمائی، حتّٰی کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ وصال فرما گئے"۔

اس حدیث پاک میں ان رافضیوں کا رَد ہے، جو یہ کہتے ہیں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اپنے وصال شریف سے قبل، سیّدُنا علی المرتضی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لیے خلافت کی وصیت فرمائی تھی۔ مذکورہ بالا روایت میں امیر المؤمنین سیّدُنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ بنفس نفیس خود اپنے لیے خلافتِ بلافصل کی، نہ صرف نفی فرمارہے ہیں، بلکہ سیّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بطور خلیفہ انتخاب میں، اپنی رِضا وخوشی کا اظہار بھی فرمارہے ہیں!۔

علاوہ ازیں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے یہ بات ممکن ہی نہیں تھی، کہ حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لیے وصیتِ خلافت ہوتے ہوئے وہ خود خلیفہ بن جاتے! بلکہ وہ تو یقیناً یہی پسند کرتے، کہ اگر اَمرِ خلافت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے لیے کوئی وصیت ہوتی، تو حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مطیع وفرمانبردار ہوجائیں!۔

خلفائے راشدین میں باہمی اَفضلیت کی ترتیب

حضراتِ ذی وقار! رافضی تفضیلی شیعہ لوگ، مولائے کائنات سیّدُنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو خلفائے ثلاثہ (یعنی سیّدُنا ابوبکر، عمر اور عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہم) سے افضل جانتے مانتے ہیں، ایسا عقیدہ رکھنے والے کے بارے میں خود مولا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اِرشاد فرمایا: «لَا

يُفَضِّلُنِي أَحَدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلَّا جَلَدْتُهُ حَدَّ الْمُفْتَرِي»[1] "جو مجھے ابوبکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر فضیلت دے گا، اسے مُفتری (جھوٹے) کی حد اَسّی ۸۰ کوڑے لگاؤں گا"۔

حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: «لَا يُفَضِّلُنِي أَحَدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلَّا جَلَدْتُهُ جَلْدًا وَجِيْعاً»[2] "جو مجھے ابوبکر و عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا پر فضیلت دے گا، اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا"۔

میرے محترم بھائیو! ہمارے اَسلاف بھی تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور جمیع اُمّتِ مسلمہ پر، حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی اَفضلیت کے قائل ہیں، جیسا کہ حضرت سالم بن ابی الجَعد تابعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں، کہ میں نے امام محمد بن حنفیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے عرض کی کہ "کیا حضرت ابوبکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سب سے پہلے اسلام لائے؟ فرمایا: نہیں، میں نے کہا کہ پھر کیا بات ہے کہ ابوبکر سب سے بالا رہے اور سبقت لے گئے؟ یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے! فرمایا: یہ اس لیے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل ہیں"[3]۔

---

(١) "فضائل الصحابة" للإمام أحمد، سُئل عن قول علي بن أبي طالب وغيره رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ر: ٤٩، ١/ ٨٣.

(٢) "كنز العمّال" كتاب الفضائل، فضل الشيخَين رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، حرف الفاء، ر: ٣٦١٠٣، ١٣/ ٩.

(٣) "مصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب المَغازي، إسلام علي بن أبي طالب، ر: ٣٦٥٩٥، ٧/ ٣٣٨.

خلفائے راشدین میں باہمی اَفضلیت کے بارے میں اہلِ سنّت وجماعت کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "ہمارے نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل سیّدُنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، اور اُن کے بعد سیّدُنا عمر فاروق، پھر سیّدُنا عثمانِ غنی، اور پھر سیّدُنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہم افضل ہیں "[1]۔

امام ابن حجر عَسقلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ "اہلِ سنّت وجماعت کا اس بات پر اِجماع واتفاق ہے، کہ خُلفائے رَاشدین میں افضلیت اُسی ترتیب سے ہے، جس ترتیب سے خلافت ہے "[2]، یعنی سیّدُنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سب سے افضل ہیں، اُن کے بعد سیّدُنا عمر فاروق، پھر سیّدُنا عثمان غنی اور پھر سیّدُنا مولا علی رضی اللہ تعالی عنہم افضل ہیں۔

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی توہین وتنقیص کی ممانعت

عزیزانِ مَن! حضرت سیّدُنا مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سمیت سرورِ کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم، صدق ووفا کے پیکر، اور سرچشمۂ ہدایت ہیں، ان کا مقدّس وجود، ظلمت کے اندھیروں میں ایک مینارۂ نور کی حیثیت رکھتا ہے، حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے، اللہ رب العزّت کی بارگاہ میں، ان حضرات کو

---

(١) "العقائد النَّسَفية" صـ١٧٢.

(٢) "فتح الباري" كتاب فضائل أصحاب النبي، باب قول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم: «لو كنت متخذا خليلا»، ر:٣٦٧٣، ٧/ ٣٤.

ایک خاص مقام حاصل ہے، یہ وہ خوش بخت نُفوس قدّسیہ ہیں، جنہیں دنیا ہی میں ان کے رب تعالی کی رضا، خوشنودی اور کامیابی کا پروانہ عطا ہو چکا۔

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًاؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ﴾[1] "اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار، اور جو بھلائی کے ساتھ پیَرو کار ہوئے، اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں، اور اُن کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغات، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ اُن میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے"۔ لہذا جو بد نصیب ان حضرات کی توہین کرے، وہ بد بخت اور مذکورہ بالا حکمِ الٰہی کا مخالف ہے!۔

احادیث نبویہ میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے مُعاملے میں، اللہ عزّوجلّ سے ڈرنے، اور انہیں ہدَفِ تنقید بنانے کی خاص طَور پر، ممانعت فرمائی گئی ہے۔

امام ترمذی نے حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن مغفّل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی، حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «اللهَ اللهَ فِي أَصْحَابِي! لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضاً بَعْدِي! فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى

---

(۱) پ ۱۱، التوبة: ۱۰۰.

اللهَ فِيُو شكُ أَنْ يَأْخُذَه!»[1] "اللہ سے ڈرو! میرے صحابہ کے مُعاملہ میں اللہ سے ڈرو! انہیں میرے بعد ہدَفِ تنقید نہ بنانا؛ کیونکہ جس نے اِن سے محبت کی، تو میری محبت کی بنا پر کی، اور جس نے اِن سے عداوت رکھی، تو مجھ سے عداوَت کی بنا پر اِن سے عداوت رکھی! جس نے ان کو اِیذاء دی، اس نے مجھے اِیذاء دی، اور جس نے مجھے اِیذاء دی، اُس نے اللہ تعالی کو اِیذاء دی، اور جس نے اللہ تعالی کو اِیذاء دی، عنقریب اللہ تعالی اس کی پکڑ فرمائے گا!"۔

صحابۂ کرام رِضی اللہ تعالی عنہم پر سبّ وشتم (بُرا کہنے) کی ممانعت کرتے ہوئے، رسولِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي! فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَباً، مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلاَ نَصِيفَهُ!»[2] "میرے کسی صحابی کو گالی مت

---

(١) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، باب في من سبّ أصحاب النّبي ﷺ، ر: ٣٨٦٢، صـ٨٧٢. [قال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ غريب".

(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند أبي سعيد الخدري، ر: ١١٦٠٨، ١٨/ ١٥٢. و"صحيح البخاري" كتاب أصحاب النّبي ﷺ، باب، ر: ٣٦٧٣، صـ٦١٧. و"صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، باب تحريم سب الصحابة رضي الله تعالى عنهم، ر: ٦٤٨٧، صـ١١١٣.

دو (بُرا مت کہو)؛ کیونکہ کہ اگر تم اُحد پہاڑ برابر بھی سونا خیرات کر ڈالو، تب بھی تمہارا ثواب، میرے کسی صحابی کے، ایک مُد[1] یا اس کے آدھے تک بھی نہیں پہنچ سکتا!"۔

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما فرماتے ہیں: «لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ! فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً، خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمْرَه!»[2] "محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابہ کو بُرا مت کہو؛ کیونکہ ان کے عمل کا ایک لمحہ، تمھارے عمر بھر کے اعمال سے بہتر ہے!"۔

ایک اَور روایت میں ہے، مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «إنّ اللهَ اختارَنِي واختارَ لي أصْحابِي، فَجَعَلَ لي منهمْ وُزَراءَ وأصهاراً وأنصاراً، فَمَن سَبَّهُمْ فَعَلَيه لَعْنَةُ اللهِ والمَلائِكَةِ والنّاسِ أجْمَعِينَ! لَا يَقْبَلُ اللهُ منهُ

---

(۱) "مُد": پُرانے زمانے کا ایک پیمانہ۔ موجودہ زمانے کے رائج پیمانوں کے مطابق، ایک محتاط اندازے کے حساب سے اس کا وزن تقریبًا 839.808 گرام کے برابر ہے۔ [حضرت علّامہ مفتی محمد صالح صاحب، شیخ الحدیث مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا بریلی شریف]

(۲) "مصنَّف ابن أبي شَيبة" كتاب الفضائل، ما ذكر في الكف عن أصحاب النبي ﷺ، ر: ٣٢٤١٥، ٦/ ٤٠٥. و"فضائل الصّحابة" للإمام أحمد، ر: ١٥، ١/ ٥٧. و"سنن ابن ماجه" افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم، فضل أهل بدر، ر: ١٦٢، ١/ ٥٧. هذا إسنادٌ صحيح، رجالُه ثِقات.

صَرفاً وَلَا عَدلاً!»(۱) "اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب فرمایا، اور میرے لیے میرے اصحاب کا انتخاب فرمایا، اور ان میں میرے لیے وزراء، سُسرالی رشتہ دار اور مدد گار بنائے، تو جو انہیں گالی دے (بُرا کہے)، اُس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے! اللہ تعالیٰ اس سے نہ کوئی فرض قبول فرمائے گا، نہ کوئی نفل!" ؏

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی　　ان سب اہلِ محبّت پہ لاکھوں سلام(۲)

برادرانِ اسلام! حضراتِ شیخین کریمین، یعنی سیّدُنا ابو بکر و عمر اور سیّدُنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، یہ سب نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سُسرالی رشتہ دار ہیں، انہیں برا کہنے یا گالی دینے والے پر اللہ و رسول سمیت کُل کائنات کی لعنت ہے، رافضی، تفضیلی شیعہ حضرات، مذکورہ بالا فرمانِ رسول کی روشنی میں اپنے طرزِ عمل اور عقائد و نظریات پر،

---

(۱) "السنّة" لابن أبي عاصم، باب في ذكر الرافضة أذلهم الله، ر: ۱۰۰۰، الجزء ۲، صـ۴۸۳. و"المعجم الكبير" عويم بن ساعدة الأنصاري، ر: ۳۴۹، ۱۷/ ۱۴۰. و"مُستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ذكر عويم بن ساعدة، ر: ۶۶۵۶، ۳/ ۷۳۲. [قال الحاكم:] "هذا حديثٌ صحيحُ الإسناد ولم يخرجاه". [وقال الذهبي:] "صحيح".

(۲) "حدائق بخشش" ص۲۲۔

خوب غَور وفکر کرکے اپنی اصلاح کی کوشش کریں، اور ان حضراتِ مقدّسہ پر سبّ وشتم (گالی گلوچ) سے باز آئیں !!۔

میرے محترم بھائیو! نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے، کہ آجکل صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی شان میں گستاخیوں کا سلسلہ بڑی تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے، رَافضی وناصبی سوچ کے حامل بعض افراد، حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کے مابین اجتہادی نَوعیت کے حامل چند ایشوز (ISSUES) کو بنیاد بنا کر، ان مقدس ہستیوں کی توہین وتنقیص کے مرتکِب ہو رہے ہیں، اپنی آخرت برباد کر رہے ہیں، حالانکہ نبئ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سب کچھ جانتے ہوئے بھی ان حضرات صحابہ کو مؤمن قرار دیا، ایک حدیث پاک میں ہے کہ نبئ کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «تَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْقَتَانِ، فَتَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ، يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ!»[1] "میری اُمّت میں دو ۲ جماعتوں میں تقسیم ہو جائے گی، اور ان میں ایک گروہ نکلے گا، جو جماعت اس گروہ کو قتل کرے گی، وہ حق کے زیادہ قریب ہوگی!" (اور فریقِ ثانی بھی باطل نہیں، بلکہ مغفور ہے)۔

اس حدیث پاک کی شرح میں امام نوَوی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں کہ "حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ تعالٰی عنہ حق پر تھے، اور حضرت مُعاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے گروہ نے اجتہادی تاویل کے ساتھ اُن پر بغاوت کی تھی۔ اسی حدیث پاک میں یہ صراحت بھی ہے، کہ دونوں گروہ

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ر: ٢٤٥٩، صـ٤٣٢.

مؤمن ہیں، اور اس جِدال وقِتال کے سبب، وہ لوگ ایمان سے خارج نہیں ہوئے، نہ فاسق ہوئے، یہی ہمارا اور ہمارے مُوافقین کا مذہب ہے"[1]۔

مُشاجراتِ صحابہ سے متعلق اہلِ سنّت کا عقیدہ

عزیزانِ محترم! اہلِ سنّت وجماعت کے نزدیک تمام صحابہ عادِل، جنّتی اور واجب الاحترام ہیں، اجتہادی اختلافِ رائے کی بنیاد پر ان کے باہمی مُشاجَرات واختلافات پر، کسی کو لَب کشائی کرکے، ان کی شان میں ہرزہ سرائی یا بے اَدبی کی ہرگز اجازت نہیں، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عدالت وباہمی اختلافات کے بارے میں، مسلک حق اہلِ سنّت وجماعت کے چند اکابر کے اَقوال ملاحظہ فرمائیں:

(۱) امام ابو الحسن اَشعری رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ "ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھتے ہیں! اور ان کے درمیان ہونے والے اختلافات کے بارے میں، اپنی زبان بند رکھتے ہیں!"[2]۔

(۲) علّامہ شہاب الدین خفاجی، عدالتِ صحابہ سے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ "تمام صحابہ علماء عادِل ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ «خَيْرُ الْقُرُونِ

---

(۱) "شرح صحيح مسلم" للنووي، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ر: ۲٤٥۹، ۷/ ۱٦۸.

(۲) "الإبانة عن أصول الدِّيانة" مقدّمة المصنّف، فصل في إبانة قول أهل الحقّ والسّنة، صـ۱۰.

قَرْنِی، ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَہُمْ، ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَہُمْ»[1] "تمام زمانوں میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر ان کا زمانہ جنہوں نے مجھے دیکھا، پھر ان کا زمانہ جنہوں نے مجھے دیکھنے والوں کو دیکھا"۔ اسی سبب سے امام الحرمین (ابوالمعالی عبد الملک بن امام ابو محمد عبد اللہ بن یوسف جُوینی شافعی رحمۃ اللہ علیہم) نے چھوٹے بڑے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عدالت پر اِجماع واتفاق نقل فرمایا"[2]۔

(۳) امام عبدالوہّاب شَعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ صحابہ سے متعلق، عقیدۂ اہلِ سنّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "اس بات کا اعتقاد رکھنا واجب ہے، کہ صحابۂ کرام عند اللہ ماجور (اجر دیے ہوئے) ہیں، اور باتفاقِ اہلِ سنّت تمام صحابہ عادِل واہلِ انصاف ہیں، چاہے وہ ان فتنوں میں مبتلا ہوئے، یا ان سے کنارہ کشی اختیار فرمائی!"[3]۔

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الشهادات، باب لا يشهد على شهادة جور إذا أشهد، ر: ۲٦٥٢، صـ ٤٢٩. و"صحيح مسلم" كتاب فضائل الصحابة، باب فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، ر: ٦٤٦٩، صـ١١١٠.

(۲) "نسيم الرياض في شرح الشفاء" القسم ۲ فيما يجب على الأنام من حقوقه، الباب ۳ في تعظيم أمره، تحت قوله: في أصحابي كلّهم خير، ٤/ ٥١٩.

(۳) "اليواقيت والجواهر" المبحث ٤٤ في بيان وجوب الكفّ عمّا شجر بين الصحابة ...إلخ، ۲/ ٤٤٤.

(۴) امام ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "جان لو! کہ اہلِ سنّت وجماعت کا اس بات پر اِجماع واتفاق ہے کہ "تمام مسلمانوں پر واجب ہے، کہ سارے صحابۂ کرام کو عادل جانتے ہوئے، انہیں پاک صاف جانیں! اور ان حضرات مقدّسہ پر طعنہ زَنی سے باز رہیں!" [1]۔

(۵) علّامہ عبد العزیز پُرہاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اہلِ سنّت اس بات کے قائل ہیں، کہ حق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہے، اور جن لوگوں نے ان سے لڑائی کی، وہ ان کی اپنی اجتہادی خطا (اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلے میں اُن کی چُوک) تھی، اور وہ بھی شرعاً معذور تھے، اور یقیناً دونوں فریق عادِل وصالح ہیں، اور احادیثِ مشہورہ میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف وتوصیف، اور انہیں بُرا کہنے سے ممانعت والی مشہور احادیث کی بناء پر، ان میں سے کسی ایک پر بھی طعن وتشنیع جائز نہیں [2]"۔

میرے دوستو بھائیو اور بزرگو! سیّدُنا علی مرتضیٰ ہوں یا سیّدُنا امیر مُعاویہ، یا پھر دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، سب قابلِ عزّت واحترام ہیں، ان حضرات کے پاکیزہ دل دنیاوی مال ومتاع اور حرصِ اقتدار سے پاک ہیں، بعض مُعاملات میں ان سے غیر اِرادی طور پر، کچھ اجتہادی لغزشیں ضرور سرزد ہوئیں، لیکن ان لغزشوں اور بھول

---

(١) "الصواعق المحرقة" الخاتمة في بيان اعتقاد أهل السنّة والجماعة في الصّحابة، ٢/ ٦٠٣.

(٢)"النبراس شرح شرح العقائد النَّسَفية" توجيه محاربات الصحابة، صـ٣٠٧.

چُوک کو بنیاد بنا کر، ہمیں اس بات کی قطعًا اجازت نہیں، کہ ان حضراتِ مقدّسہ سے متعلق کسی بھی طرح کے نازیبا کلمات زبان پر لائیں؛ کیونکہ ایسا کرنا ہماری اپنی عاقبت برباد کرنے کے مترادِف ہے!!۔

یوم سیّدُنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حالات کا تقاضا

حضراتِ ذی وقار! مسلمانانِ عالَم ہر سال تیرہ رجب المرجب کو، امیر المؤمنین سیّدُنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یومِ ولادت کے طَور پر بڑی عقیدت واحترام سے مناتے ہیں، اس موقعہ پر محافلِ ذکر ونعت کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے، اس سلسلے میں بڑے بڑے شعلہ بیاں مقرّرین اور پروفیشنل (Professional) نعت خوانوں کو چند گھنٹوں کے لیے باقاعدہ لاکھوں روپے کی ادائیگی کا بھی انتظام کیا جاتا ہے، مختلف مقامات پر نذر ونیاز کا بھی اہتمام ہوتا ہے، لیکن اس کے باوجود ہمارے مُعاشرے میں رافضیت، تفضیلیت اَور ناصبیت کی جڑیں مزید گہری اور مضبوط ہوتی جارہی ہیں، بد مذہبی بڑھتی جارہی ہے، لوگ گمراہ ہورہے ہیں، اَور اب تو نَوبت یہاں تک پہنچ چکی، کہ بڑے بڑے ناموَر علماء ومشائخ اور سادات بھی گمراہی کے اس سیلاب میں بہتے چلے جارہے ہیں!!۔

لہذا ضرورت اس اَمر کی ہے کہ "یومِ سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" یا دیگر بزرگانِ دین کے ایّام پر، لاکھوں روپے پیشہ وَر مقرّرین، گلوکاروں، گویّوں، اور میراثی نما (نعت) نوٹ خوانوں کو دینے کے بجائے، اہلِ سنّت وجماعت کے دینی وتعلیمی اداروں پر صرف کریں، ان پر اِنویسٹ (Invest) کریں، اپنا سرمایہ اپنی قوم کو ایجوکیٹ (Educate) کرنے میں صَرف کریں؛ کہ اس میں صدقۂ جاریہ بھی ہے، اور قوم کی ترقی بھی۔

عزیزانِ مَن! یہی تعلیمی ادارے صحابہ واہلِ بیتِ کرام، خصوصًا مولائے کائنات حضرت سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تعلیمات کو فروغ دے رہے ہیں، جب یہ ادارے زیادہ مضبوط ہوں گے، تو زیادہ مؤثر انداز سے بزرگوں کی تعلیمات کو عام کریں گے، نیز اس کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہوگا کہ رافضیوں، خارجیوں اور ناصبیوں کو پسِ پردہ فنڈنگ (Funding) کرکے، مسلمانوں میں تفرِقہ بازی کو عام کرنے والے یہود ونصاریٰ کی سازشوں کا مقابلہ کرنے میں بھی مدد ملے گی!!۔

اس کے علاوہ اپنی محافل میں خطاب کے لیے صرف مُستند علمائے دین کو دعوت دیں؛ تاکہ وہ قصّے کہانیاں سناکر آپ کا وقت ضائع کرنے کے بجائے، آپ کو صحابۂ کرام واہلِ بیت کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے متعلق، اہلِ سنّت وجماعت کے مُسلّمہ عقائد ونظریات سے آگاہی دیں، اور تیزی سے بڑھتی ہوئی رافضیت، تفضیلیت، ناصبیت، اور خارجیت کا سدِّباب کیا جاسکے!!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں تمام صحابۂ کرام، بالخصوص سیّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سیرتِ پاک پر عمل پیرا ہوتے ہوئے، دینِ متین کے لیے ہر قسم کی قربانی کا جذبہ عطا فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو اَور زیادہ فرما، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے باہمی اجتہادی اختلافات پر خاموشی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرما، تمام رافضیوں، خارجیوں اور ناصبیوں کو ہدایت عطا فرما!۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا۔ ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، اس میں سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اخلاص کی دولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی بھی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت والفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بےکس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو شفایاب کردے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے رب! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ فرما، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم فرما، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر

دے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، ہندوستان کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيُننا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.